دین محمد فریدی (بکھر)

اور مرزائی مبلغ بھاگ گیا.........

۱۹۶۳ء میں ہرنولی کا علاقہ ایسا تھا باوجود یہ کہ تقریباً ۱۲ ہزاری آبادی مگر عالم دین سے محروم۔ مرزائیوں نے ہرنولی کو خاص نشانہ بنالیا۔ صوفی احمد یار ارائیں جو کہ اپنے کو بھروپیا بڑے دھڑلے سے لکھتا تھا مرزائی ہوگیا۔ بڑا تیز طرار، تمام ارائیں برادری کو چکر میں ڈال دیا۔ ربوہ سے روزانہ کوئی نہ کوئی مبلغ آتا اور بازاروں میں مرزائیت کھلی تبلیغ ہوتی۔ حالت یہ تھی کہ دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والے کم تھے۔ میں ان دنوں جمیعتہ علماء اسلام میں شامل ہوا۔ مگر میں بھی قرآن پاک صرف ناظرہ پڑھا ہوا تھا۔ میرے قریب فتح محمد ایک دکاندار تھا وہ مرزائیوں سے اپنی وسعت کے مطابق ٹکر لیے رکھتا تھا۔ اس کی جرأت دیکھ کر ہماری بھی غیرت جاگی۔ چند ساتھیوں سمیت ہم نے اپنے طریق کار کے مطابق مرزائی مبلغین کا مقابلہ شروع کیا۔ ہم نوجوان تھے۔ ساتھیوں نے مجھے ایک قسم کا ہیرو سمجھنا شروع کر دیا۔ سکول کے زمانے میں تاریخ اسلام میرا پسندیدہ موضوع تھا۔ اپنے حلقۂ احباب میں میری معلومات دوسروں سے کہیں زیادہ تھیں۔ ہمیں مرزائیت کا تو اس وقت صرف اتنا علم تھا کہ نیا نبی آنا نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ لہذا وہ اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ اس پختہ یقین کی بنا پر تاریخ اسلام کے حوالوں سے قادیانی مبلغین کا ناطقہ ہم نے بند کرنا شروع کیا۔ تھوڑے دنوں میں قادیانیوں کی کھلی تبلیغ بند ہو گئی۔ ایک مسلمان قادیانیوں کے زیر تبلیغ تھا۔ ہمیں علم ہوا، ہم نے اپنے انداز میں سمجھایا تو اس مسلمان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے قادیانیوں کو ٹھینگا دکھا دیا اور قادیانیوں سے ملی ہوئی کتابیں میرے حوالے کر دیں جن میں ''آئینہ کمالات اسلام'' مرزا غلام احمد کی کتاب تھی۔ ہم نے وہ پڑھی تو مرزائیوں کے پول کھل گئے۔ مرزائی چند ماہ میں زیر زمین چلے گئے۔ انہوں نے محمد حسین نامی ایک لڑکے کو تاکا۔ وہاں تبلیغ شروع کر دی، اتفاق سے ہمارے ساتھی راؤ خلیل احمد وہاں ٹکرا گئے، انہوں نے احمد مرزائی مبلغ سے بحث کا وقت طے کر لیا جو کہ اسی دن شام کو تھا اور سیدھا میرے پاس آیا کہ میں احمد مرزائی سے مناظرہ طے کر آیا ہوں۔ یسین ارائیں کی چکی میں آج عشاء کے بعد مناظرہ ہوگا۔ اور تم نے بحث کرنی ہے۔ میں نے کہا کہ راؤ صاحب یہ کیا کر آئے ہو۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کتنا علم رکھتا ہوں۔ کوئی اتنا وقت تو لینا تھا کہ ہم میانوالی یا باہر سے کوئی عالم بلا لیتے۔ مگر خلیل صاحب کہنے لگے اب تو بات طے ہو چکی ہے۔ اور محمد حسین نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم نے احمد مرزائی کو ہرا دیا تو میں اور میرا خاندان مسلمان رہیں گے ورنہ ہم مرزا غلام احمد کو تسلیم کر لیں گے۔ چند منٹ کے لئے مجھے پریشانی ہوئی۔ پھر اللہ کی مدد کو شامل حال سمجھتے ہوئے میں نے سوچا جب ہم سچے ہیں تو اللہ مدد کرے گا۔ کہہ دیا کہ ضرور چلوں گا۔ میں نے تفسیر ابن کثیر کی تمام جلدیں ساتھ لیں اور وقت مقررہ پر

خلیل صاحب اور میاں اسلام الدین دکاندار کے ہمراہ یٰسین کی چکی میں مناظرے کے لئے پہنچ گیا۔ احمد مرزائی بیٹھا وضو کر رہا تھا کہ ہم جا داخل ہوئے۔ احمد مرزائی نے مجھے دیکھا تو کہا کہ دین محمد آ گیا۔ میں نے کہا کہ میں آ گیا ہوں۔ تم نے بہت اودھم مچا رکھا ہے۔ مسلمانوں میں مرزائیت کی تبلیغ کر رہے ہو آج سچ اور جھوٹ سامنے آ جائے گا۔ یہ بات میں نے زور سے کہی۔ میں نے دیکھا کہ احمد مرزائی پر کپکپی طاری ہو گئی۔ ہم ایک چار پائی پر بیٹھ گئے۔ سامنے احمد مرزائی، تیسری چار پائی پر محمد حسین اور اس کے بھائی تھے۔ جو مرزائیت کے زیر تبلیغ آ چکے تھے۔ میں دل میں اللہ سے دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ میں کمزور ہوں۔ مجھے میرے منبع علم کا اچھی طرح علم ہے۔ قادیانیت کے مقابلے میں تو ہی سرخرو کرنے والا ہے۔

احمد مرزائی کو میں نے کہا کہ ثبوت پیش کر۔ اس نے کانپتے ہوئے قرآن پاک کھولا اور پڑھا۔ یا بنی آدم اما یاتینکم۔ آخر تک آیت پڑھی اور کہا کہ دیکھو قرآن میں آیا ہے کہ اے اولاد آدم اب میں تم میں رسول بھیجوں گا۔ میرے لئے ایسا ہوا جیسے یہ آیت ابھی اتری کیونکہ میں صرف ناظرہ قرآن پاک پڑھا تھا۔ مگر فوراً ہی غائبانہ امداد ہوئی۔ میرے دماغ میں آیا کہ ہر آیت کا ایک شان نزول ہے۔ یہاں بنی آدم مخاطب ہیں۔ یاایھاالذین آمنو نہیں، اس کا شان نزول اور ہے۔ میں نے زور سے کہا کہ احمد اس آیت کا شان نزول تم بتاؤ یا میں بتاتا ہوں۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ احمد مرزائی فوراً بھاگ کھڑا ہوا جب وہ بھاگ رہا تھا تو میں نے کہا کہ خلیل اسے پکڑو پکڑو۔ مگر ساتھ ہی خلیل کے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیا کہ اٹھے نہیں۔ اور پکڑو پکڑو کا شور مچاتا رہا احمد مرزائی ایسا فرار ہوا کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ جب مرزائی بھاگ گیا تو میں نے محمد حسین سے کہا کہ ہاں بھائی تم بتاؤ کیا خیال ہے؟۔ محمد حسین کانوں سے ہاتھ لگانے لگا کہ میری توبہ جو اب اسے قریب لگنے دوں۔ مگر میں حیران ہوں کہ پیچھے تو بڑی بڑی باتیں کرتا تھا اب ایک بات کرنے سے ہی بھاگ گیا۔ تب ہی کہتا تھا کہ میں دین محمد کے سوا ہر کسی سے بات کر لوں گا۔ تم نے تو کہا بھی کچھ نہیں واقعی یہ جھوٹے ہیں۔ ہم وہاں سے چائے وغیرہ پی کر نکلے تو خلیل کہنے لگا کہ ادھر میرا پاؤں دبا رکھا تھا دوسری طرف پکڑنے کو کہ رہے تھے میں نے ہنس کر کہا کہ اللہ نے امداد کی کہ مرزائی بھاگ گیا۔ شان نزول کا تو مجھے بھی علم نہیں۔ اب گھر چل کر دیکھتے ہیں۔ گھر گئے شان نزول دیکھا، یاد کیا اور اللہ کا شکر ادا کر کے سوئے۔

مجاہدِ ختمِ نبوت **حضرت مولانا محمد علی جالندھری** رحمہ اللہ

ایک عالم باعمل اور مجاہد و جفاکش مبلغ کی سیرت و سوانح

مؤلف: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی مرحوم

مقدمہ: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

قیمت:=/100 روپے

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان